فیضانِ سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فیضانِ سُلطان باھو رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ سَیِّدُنا ابو دَرْداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایت ہے نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: جو شخص صبح وشام مجھ پر دس دس بار دُرود پاک پڑھے گا بروزِ قِیامت اُسے میری شَفاعت نصیب ہو گی۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صوبۂ پنجاب (پاکستان) میں جن صُوفیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے اپنے علم و عمل اور حُسنِ اخلاق سے ہزارہا لوگوں کو دائرۂ اسلام میں داخل کیا، انہیں کُفر کے اندھیروں سے نکال کر ان کے دلوں کو نُورِ ایمان سے مُنور کیا، اسلامی تعلیمات کو عام کیا اور مخلوقِ خدا کو فائدہ پہنچایا انہی میں سے ایک عظیمُ المرتبت صُوفی بزرگ بُرہانُ الواصلین، شمسُ السالکین، سلطانُ العارفین حضرت خواجہ سُلطان باہو رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے وصالِ پُر ملال کو سینکڑوں سال گزرنے کے باوجود آج بھی ان کا نام زندہ و تابندہ ہے۔ آیئے حُصُولِ برکت اور نُزولِ رحمت کے لئے ان کا ذِکرِ خیر سنئے اور ان کی تعلیمات پر عمل کا جذبہ پیدا کیجئے۔

1 ... الترغیب والترھیب، کتاب النوافل، ۱/۳۱۲، حدیث: ۹۹۱

نام و نسب

آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام سُلطان باہُو ہے، صُوفیائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلَام میں آپ سلطانُ العارفین کے لقب سے معروف ہیں۔ آپ کا تعلق قبیلہ اَعوان سے ہے۔ آپ کا شجرۂ نسب سُلطان باہو بن بازید محمد بن فتح محمد بن اللہ دِتّہ ہے جو آگے چل کر اَمیرُ المومنین حضرت سَیِّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم تک پہنچتا ہے۔[1]

اَعْوان کہلانے کی وجہ

واقعۂ کربلا کے بعد جب خاندانِ نَبُوَّت پر ظُلم وسِتم کے پہاڑ توڑے گئے اور مختلف واقعات پیش آئے تو اُنہوں نے ایران وترکستان کے مختلف حصّوں میں رہائش اختیار کرنا شروع کردی قبیلۂ اعوان چونکہ عَلَوی[2] ہونے کی وجہ سے ساداتِ کرام کے قریبی تھے لہٰذا اُنہوں نے اس غُربت، تنگی اور غریبُ الوطنی میں ساداتِ کرام کی مدد کی اور ان کے رفیق اور مُعاون بنے اسی وجہ سے انہیں اَعوان (یعنی ساداتِ بنی فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهَا کی مدد کرنے والے) کہا جانے لگا۔[3]

قبیلۂ اَعْوان کی ہندوستان آمد

خلافتِ عباسیہ کے آخری دور میں قبیلہ اَعْوان نے ہند کی جانب ہجرت کی

1 ... باہو عین یاہو، ص ١٠١،١٠٥، وغیرہ

2 ... علوی حضرت علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کی وہ اولاد کہلاتی ہے جو خاتون جنت فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْها کے علاوہ دیگر ازواج سے پیدا ہوئی۔

3 ... مناقب سلطانی، ص ١٦ ملخصاً وغیرہ

اور سُون سَکیسر(ضِلع خُوشاب، پاکستان)اوراس کے گردونواح میں آباد ہوگئے ان کی کثیر تعداد آج بھی وادیٔ سُون سَکیسر میں آباد ہے۔[1]

آپ کے والدین

حضرت سُلطان باہو رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ ماجد کا نام حضرت بازید محمد عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد جبکہ والدۂ ماجدہ کا نام حضرت بی بی راستی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا ہے حضرت بازید محمد عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد نیک، پرہیز گار، شریعت کے پابند اور حافظِ قرآن ہونے کے ساتھ ساتھ دہلی میں مُغلیہ حکومت کے ایک بڑے عُہدے پر فائز تھے آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بی بی راستی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا سے نکاح کیا جو ولایت کے اعلیٰ مراتب پر فائز تھیں۔ سُون سَکیسر کے گاؤں انگہ کی ایک پہاڑی کے دامن میں چشمے کے کنارے عبادت و رِیاضت میں مصروف رہا کرتی تھیں۔ ایک وَلِیّہ کی نشانی کے طور پر وہ جگہ آج بھی معروف و محفوظ ہے۔[2]

آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے تقویٰ و پرہیز گاری کا حضرت بازید محمد عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد پر ایسا گہرا اثر ہوا کہ دل پر محبتِ الٰہی غالب آگئی اور آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دُنیا سے قَطع تعلقی اختیار کی اور عبادت و ریاضت میں زندگی بسر کرنے لگے، چونکہ اب ظاہری ذریعۂ معاش کوئی نہ رہا تھا لہٰذا کسبِ معاش کی خاطر مجبوراً مدینۃُ الاولیاء (ملتان) کا رُخ

---

1 . . . ابیات سلطان باہو، ص ا، وغیرہ

2 . . . ابیات سلطان باہو، ص ا، وغیرہ

کیا اور وہاں کے ناظم کے پاس مُلازمت اختیار کرلی۔ [1]

جب حضرت بازید محمد عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد کے مدینۃ الاولیاء ملتان میں قیام کی خبریں دہلی پہنچیں تو وہاں سے ناظم ملتان کو حکم نامہ جاری ہوا کہ انہیں دہلی واپس بھیجا جائے تا کہ اپنا منصب سنبھالیں مگر حضرت بازید محمد عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد نے فرمایا: میں دنیاوی مشاغل ترک کر کے باقی عمر یادِ الٰہی میں گزارنا چاہتا ہوں۔ بادشاہ نے آپ کی یہ درخواست قبول کرلی۔

مشہور مُغل بادشاہ شاہ جہاں نے حضرت بازید محمد عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد کو بہترین عسکری خدمات انجام دینے پر بطورِ انعام شور کوٹ (ضلع جھنگ، پنجاب) کے گرد و نَواح میں وَسیع و عَریض زمین دے رکھی تھی۔ چنانچہ حضرت سُلطان باہو رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدین اسی جگہ میں رہائش پذیر ہوگئے۔ [2]

ولادتِ باسعادت

حضرت سُلطان باہو رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت بروز پیر ماہ رمضانُ المبارک ١٠٣٩ھ بمطابق اپریل 1630ء میں موضع اَعْوان (شور کوٹ ضلع جھنگ پنجاب) پاکستان میں ہوئی۔ [3]

---

1 ... مناقب سلطانی، ص ٢١ ملخصًا

2 ... مناقب سلطانی، ص ٢٦ ملخصًا وغیرہ

3 ... باہو عین یاہو، ص ١٠٧ بتغیر

پیدائش سے پہلے ولایت کی بشارت

والدہ ماجدہ حضرت بی بی راستی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کو حضرت سُلطان باہو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پیدائش سے پہلے ہی الہام ہوچکا تھا کہ ان کے شِکَم (پیٹ) میں ایک ولیٔ کامل پرورش پارہا ہے چنانچہ خود فرماتی ہیں: مجھے غیب سے یہ بتایا گیا ہے کہ میرے پیٹ میں جو لڑکا ہے وہ پیدائشی ولیُّ اللہ اور تارکِ دُنیا ہوگا۔ [1]

تعلیم وتربیت

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ابھی کم سن ہی تھے کہ والد ماجد کا وصال ہوگیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ابتدائی تعلیم وتربیت آپ کی والدہ ماجدہ نے بحُسن وخوبی فرمائی۔

بچپن کے معمولات

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شیر خواری کے دنوں میں جب رمضانُ المبارک آتا تو دن بھر والدہ ماجدہ کا دودھ نہ پیتے اور افطار کے وقت پی لیا کرتے۔ بچپن میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سانس کے ساتھ "ھُو ھُو" کی آواز اس طرح نکلتی تھی جیسے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ذِکرِ الٰہی میں مشغول ہوں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہ تو کھلونوں سے کھیلا کرتے اور نہ ہی بچوں کے دیگر مَشاغل اختیار فرماتے۔ [2] آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نظریں جھکا کر چلا کرتے، اگر راہ چلتے اچانک کسی مسلمان پر نظر پڑجاتی تو اس

---

1 ... مناقب سلطانی، ص ۲۶ ملخصاً

2 ... باہو عین یاہو، ص ۱۱۰ ملخصاً

کے جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا اور وہ بے اختیار پکار اٹھتا "واللہ! یہ کوئی عام بچہ نہیں، اس کی آنکھوں میں عجیب روشنی ہے جو براہِ راست دلوں کو متاثِّر کرتی ہے" اگر نظر کسی غیر مُسلم پر پڑتی اس کی بگڑی سنور جاتی اور وہ اپنے آبائی باطل مذہب کو ترک کر دیتا اور کلمۂ طیبہ پڑھ کر دائرۂ اسلام میں داخل ہو جاتا۔[1]

اے کاش! ہم بھی بُزرگانِ دین کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے نظریں جُھکا کر چلنے والے بن جائیں۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ "پردے کے بارے میں سوال جواب" صفحہ 313 پر نگاہِ مصطفٰے (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے مختلف انداز بتاتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عیسٰی ترمذی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں: جب سرکارِ دو عالم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی طرف توجُّہ فرماتے تو پورے مُتَوَجِّہ ہوتے، مبارَک نظریں نیچی رہتی تھیں، نظر شریف آسمان کے بجائے زیادہ تر زمین کی طرف ہوتی تھی، اکثر آنکھ مبارَک کے کَنارے سے دیکھا کرتے تھے۔[2] مذکورہ حدیث پاک میں یہ الفاظ "پورے مُتَوَجِّہ ہوتے" اس کا مطلب یہ ہے کہ نظر چراتے نہیں تھے۔ اور یہ بات کہ "مبارَک نظریں نیچی رہتی تھیں" یعنی جب کسی چیز کی طرف دیکھتے تو اپنی نگاہ پَست (یعنی نیچی) فرمالیا کرتے تھے۔ بِلا ضَرورت اِدھر اُدھر نہ دیکھا کرتے

---

1 ... مناقب سلطانی، ص ۲۷ ملخصاً، وغیرہ

2 ... الشمائل المحمدیۃ، ص ۲۳، حدیث: ۷

تھے، بس ہمیشہ عالِمُ الغَیب جَلَّ جَلَالُہٗ کی طرف مُتوَجِّہ رہتے، اُسی کی یاد میں مشغول اور آخِرت کے مُعاملات میں غور وتفکُّر فرماتے رہتے۔[1] اور یہ الفاظ "آپ کی نظریں آسمان کی نسبت زمین کی طرف زیادہ رہتی تھیں" یعنی یہ حد درجہ شرم وحیا کی دلیل ہے، حدیث میں جو یہ آیا ہے کہ خاتَمُ الْمُرسَلین، رحمۃ للعلمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب گفتگو کرنے بیٹھتے تو اپنی نگاہ شریف آسمان کی طرف زیادہ اُٹھاتے تھے۔[2] یعنی یہ نظر کا اٹھانا انتظارِ وحی میں ہوتا تھا ورنہ نظر مبارک کا زمین کی طرف رکھنا روز مرّہ کے معمولات میں تھا۔[3]

جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آگیا — اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! — صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ولیٔ کامل کی نظرِ کامل

جب سُلطانُ العارفین حضرت سُلطان باہُو رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نظرِ ولایت سے غیر مسلموں کے قبولِ اسلام کے واقعات کئی مرتبہ پیش آئے تو مقامی غیر مسلموں میں کھلبلی مچ گئی۔ چنانچہ وہ سب حضرت بازید محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے صاحبزادے حضرت سلطان باہو رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شکایت کرنے لگے۔ والد ماجد نے پوچھا: آخر میرے بچے کا قُصُور کیا ہے؟ یہ تو

1 ... مواھب اللدنیۃ وشرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ، ۵/۲۷۲

2 ... ابوداود، کتاب الادب، باب الھدی فی الکلام، ۴/۳۴۲، حدیث: ۴۸۳۷

3 ... مدارج النبوۃ، ۱/۱۸

بہت چھوٹا ہے، کسی پر ہاتھ اٹھانے کے قابل بھی نہیں ہے۔ ایک شخص نے کہا: اگر ہاتھ اُٹھالیتا تو زیادہ اچھا تھا، والد ماجد نے حیران ہو کر پوچھا: پھر کیا گلہ ہے؟ ان کے سربراہ نے کہا: آپ کا بچہ ہم میں سے جسے بھی نظر بھر کر دیکھ لیتا ہے وہ مسلمان ہو جاتا ہے اس کی وجہ سے شور کوٹ کے لوگوں کا آبائی مذہب خطرے میں پڑ گیا ہے، بڑی عجیب شکایت تھی والد ماجد کچھ دیر تک سوچتے رہے پھر فرمایا: اب تم ہی بتاؤ کہ میں اس سلسلے میں کیا کر سکتا ہوں؟ کسی کے مذہب تبدیل کر لینے میں میرے بیٹے کا کیا قُصُور؟ کس طرح اسے نظر اٹھا کر دیکھنے سے باز رکھ سکتا ہوں؟ سربراہ نے کہا: قُصُور تو بچے کی دایہ کا ہے جو اسے وقت بے وقت بازار لے جاتی ہے۔ آپ سے یہ گزارش ہے کہ آپ بچے کی سیر کے لئے ایک وقت مقرر کر دیں۔ بالآخر حضرت بازید محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الصَّمَد نے سختی کے ساتھ دایہ کو ہدایت کر دی کہ وہ ایک مقررہ وقت پر سلطان باہو کو باہر لے جایا کرے۔ اس کے بعد شہر کے غیر مسلموں نے اس کام پر چند نوکر رکھ لئے کہ جب سلطان باہو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے گھر سے نکلیں تو بازاروں اور گلی کوچوں میں اُن کی آمد کی خبر پہنچا دی جائے۔ لہٰذا جب نوکر خبر دیتے تو غیر مُسلم اپنی اپنی دُکانوں اور مکانوں میں چھپ جاتے۔ [1]

بارگاہِ رسالت سے فُیُوض وبَرَکات

حضرت سُلطان باہُو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بچپن میں ایک دن سڑک

---

1 ... مناقب سلطانی، ص ۲۷، ملخصًا، وغیرہ

کے کنارے کھڑا تھا کہ ایک بارعب، صاحبِ حشمت، نورانی صورت والے بُزرگ گھوڑے پر تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے پیچھے بٹھالیا، میں نے ڈرتے اور کانپتے ہوئے پوچھا: آپ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: میں (حضرت) علی بن ابی طالب (کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم) ہوں، میں نے پھر عرض کی: مجھے کہاں لے جارہے ہیں؟ فرمایا: پیارے آقا، حضرت محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم سے تمہیں ان کی بارگاہ میں لے جارہا ہوں۔ بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضری ہوئی تو وہاں حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق، حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم اور حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم بھی جلوہ فرما تھے مجھے دیکھتے ہی نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے دونوں دستِ مبارک میری طرف بڑھائے اور ارشاد فرمایا: میرے ہاتھ پکڑلو، پھر دستِ اقدس پر بیعت لی اور کلمہ کی تلقین فرمائی۔ حضرت سلطان باہو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میں نے کلمۂ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ پڑھا تو درجات و مقامات کا کوئی حجاب باقی نہ رہا، اس کے بعد حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھ پر توجُّہ فرمائی جس سے میرے وجود میں صِدْق و صَفا (یعنی سچائی اور پاکیزگی) پیدا ہوگئی، توجہ فرمانے کے بعد حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اس مجلس سے رخصت ہوگئے۔ پھر حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے میری جانب توجہ فرمائی جس سے میرے وجود میں عدل و محاسبۂ نفسی (فکرِ مدینہ) پیدا ہوگیا۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی رخصت ہوگئے، ان کے بعد حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے میری جانب توجہ

فرمائی جس سے میرے اندر حیا اور سخاوت کا نور پیدا ہو گیا پھر وہ بھی اس نورانی مجلس سے رخصت ہو گئے۔ اس کے بعد حضرت سَیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے مجھ پر توجہ فرمائی تو میرا جسم علم، شُجاعت اور حِلم سے بھر گیا۔ پھر پیارے آقا، حضرت محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرا ہاتھ پکڑ کر خاتونِ جنّت حضرت سَیِّدَتُنا فاطمۃُ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس لے گئے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے مجھ سے فرمایا: تم میرے فرزند ہو۔ پھر میں نے حسنینِ کریمین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے قدمینِ شریفین کا بوسہ لیا اور ان کی غلامی کا پٹا اپنے گلے میں پہن لیا۔ پھر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پیر دستگیر حضور غوثِ اعظم شیخ عبدُ القادر جیلانی الحَسنی والحُسینی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سپرد فرمادیا حضور غوثِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے مخلوقِ خدا کی رہنمائی کا حکم ارشاد فرمایا۔ حضرت سُلطان باہو رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے جو کچھ بھی دیکھا اپنی ظاہری آنکھوں سے دیکھا۔ (1)

سائلو! دامن سخی کا تھام لو — کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائے گا
مُفلسو! ان کی گلی میں جا پڑو — باغِ خلد اِکرام ہو ہی جائے گا

(حدائقِ بخشش، ص ۴۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خدا تک پہنچنے کا راستہ

حضرت سَیِّدُنا سُلطان باہو رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میری والدہ

1 ... باہو عین یاہو، ص ۱۱۱ تا ۱۱۳، ملخصاً وغیرہ

ماجدہ نے مجھ سے کہا: جب تک مرشدِ کامل کا دامن نہ پکڑو گے معرفت حاصل نہ ہوگی۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: مجھے ظاہری مُرشد کی کیا ضرورت ہے؟ میرے مرشدِ کامل تو حضورِ پُرنور، شافع یومُ النُّشور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں، والدہ ماجدہ نے کہا: بیٹا! ظاہری مرشد بھی ضروری ہے اس کے بغیر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی معرفت مشکل ہے۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُرشدِ کامل کی تلاش

حضرت سُلطان باہو رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ والدہ ماجدہ کے حکم کی تعمیل میں مرشد کامل کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے اور دریائے راوی کے کنارے (گڑھ بغداد شریف) پہنچے آپ نے یہاں حضرت شاہ حبیبُ اللہ قادری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْبَارِی کے فیضان کا شہرہ سنا تو ان کی خدمت میں حاضر ہوگئے، حضرت شاہ حبیبُ اللہ قادری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْبَارِی کی یہ کرامت مشہور تھی کہ پانی کی دیگ ہلکی آنچ پر ہر وقت گرم رکھا کرتے جو معرفتِ الٰہی کا طلب گار آتا اسے دیگ میں ہاتھ ڈالنے کا حکم فرماتے، ہاتھ ڈالتے ہی وہ صاحبِ کشف ہو جاتا۔ حضرت سُلطان باہو رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کرامت کو دیکھ کر اپنی جگہ خاموش بیٹھے رہے، پوچھنے پر اپنے آنے کا مقصد بیان کیا تو حضرت شاہ حبیبُ اللہ قادری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْبَارِی نے فرمایا: پھر اپنا ہاتھ دیگ میں داخل کیوں نہیں کیا؟ اگر دیگ میں ہاتھ ڈال دیتے تو مُراد کو پہنچ جاتے، آپ نے کہا:

1 ... مناقب سلطانی، ص ۵۳ ملخصاً

مجھے دیگ میں ہاتھ ڈالنے والوں کا حال معلوم ہے اس سے میری مُراد پوری نہیں ہو گی، حضرت شاہ حبیبُ اللہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ٹھیک ہے! یہاں ٹھہر کر چند روز مجاہدہ کریں، مسجد کا حوض بھرنے اور صحن دھونے کا کام کریں۔ اگلے دن حضرت سلطان باہو رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پانی بھرنے کے لیے مشکیزہ مانگا جسے وہاں کے خدمت گاروں نے آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں پیش کر دیا، آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک ہی مشکیزہ بھر کر ڈالا تو حوض بھر گیا اور پھر مسجد کا پورا صحن دھو ڈالا۔ خدمت گاروں نے تمام ماجرا حضرت شاہ حبیبُ اللہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں عرض کیا تو انہوں نے حضرت سُلطان باہو رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: کیا تمہارے پاس دنیاوی مال ہے؟ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: جی ہاں! حضرت شاہ حبیبُ اللہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یکسوئی ایسے حاصل نہیں ہو سکتی پہلے مال و مَتاع سے فارغ ہو جاؤ۔ یہ سُن کر آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فوراً گھر کی جانب روانہ ہوئے، گھر میں وَلِیّہ کاملہ والدہ ماجدہ حضرت بی بی راستی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے کَشْف سے یہ بات جان لی لہٰذا آپ کی اَزْواج سے فرمایا: میرا بیٹا دنیاوی مال و مَتاع سے جان چُھڑانے آرہا ہے، تم اپنا اپنا زیور اور نَقْدی بچالو اور کہیں دَبادو تاکہ وقتِ ضرورت کام آئے، انہوں نے ایسا ہی کیا۔ جب حضرت سلطان باہو رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تشریف لائے اور والدۂ محترمہ نے آنے کی وجہ پوچھی تو عرض کی: شیخ نے دنیاوی مال کو چھوڑنے اور دور کرنے کا حکم دیا ہے، والدہ ماجدہ نے کہا: اگر کوئی مال ہے تو لے کر دور کر دو، آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: مجھے گھر سے مال کی بُو آرہی ہے، والدہ ماجدہ نے کہا: اگر یہ بات ہے تو نکال

لو، لہٰذا جس جگہ زیور وغیرہ دبایا گیا تھا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نکال کر پھینک دیا اور فارغ ہو کر حضرت شاہ حبیبُ اللہ قادری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کی خدمت میں پہنچے۔ حضرت شاہ حبیبُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم دنیاوی مال سے تو فارغ ہو گئے، اب اپنی اَزواج کا کیا کرو گے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حق ادا کرو گے یا اُن کا؟ جا کر انہیں آزاد کر دو تاکہ تم پورے طور پر راہِ حق کے لیے تیار ہو جاؤ۔ چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شوق و وارفتگی میں اُسی وقت پھر گھر کی طرف لوٹے، والدہ ماجدہ نے پھر جان لیا اور آپ کی ازواج سے فرمایا: میرا بیٹا تم سے قَطعِ تعلّق کرنے کے لیے آرہا ہے ہوشیار ہو جاؤ! میری پیٹھ کے پیچھے بیٹھ جانا، کہیں شوقِ الٰہی کے سبب تمہارے حق میں کوئی شرعی کلمہ (طلاق) زبان سے نہ کہہ دے۔ اتنے میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ گھر میں داخل ہوئے، والدہ ماجدہ نے پوچھا: کہو بیٹا! اب کیسے آنا ہوا؟ آپ نے آنے کا مقصد بیان کیا تو والدۂ محترمہ نے (آپ کی ازواج کی اجازت سے) کہا: سنو بیٹا! ان کے جو حقوق مثلاً نان ونَفَقہ وغیرہ تم پر لازم ہیں وہ سب رضائے الٰہی کی خاطر یہ تمہیں مُعاف کرتی ہیں، تم ان کے حُقُوق ادا کرنے سے فارغ ہو۔ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُقُوق ادا کرو اور تمہارے جو حقوق اُن کے ذِمّے ہیں وہ بدستور قائم رہیں گے۔ اگر تم نے سُلوکِ معرفت طے کر لیے تو بہتر، ورنہ تمہیں ان کے حُقوق کی ادائیگی کے لیے آنے کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ اس کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت شاہ حبیبُ اللہ قادری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کی خدمت میں پہنچ گئے۔ [1]

1 ... مناقب سلطانی، ص ۵۴ تا ۵۶ ملخصاً

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ! حضرت سلطان باھو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدہ ماجدہ کا کیسا جذبۂ ایمانی تھا کہ انفرادی کوشش کرتے ہوئے اپنے لختِ جگر کو خود سے جدا کر کے کامل پیر و مُرشد تلاش کرنے اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے کا ذہن دیا، اے کاش! ہماری اسلامی بہنیں بھی اس سے درس حاصل کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے مکمل طور پر وابستہ ہو کر تقویٰ اور پرہیز گاری اختیار کریں۔

مُرشد کامل کی ضرورت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے ظاہر و باطن کی اصلاح کے لئے کسی تربیت کرنے والے کا ہونا انتہائی ضروری ہے۔ چنانچہ امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی لکھتے ہیں: تربیت کی مثال بالکل اسی طرح ہے جس طرح ایک کسان کھیتی باڑی کے دوران اپنی فصل سے غیر ضروری گھاس اور جڑی بوٹیاں نکال دیتا ہے تاکہ فصل کی ہریالی اور نشو نما میں کمی نہ آئے اسی طرح سالکِ راہِ حق (مرید) کے لیے شیخ (یعنی مرشد کامل) کا ہونا نہایت ضروری ہے جو اس کی اَحسن طریقے سے تربیت کرے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ تک پہنچنے (معرفتِ الٰہی) کے لیے اس کی رہنمائی کرے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انبیاء و رُسُل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو لوگوں کی طرف اس لیے مَبْعُوث فرمایا تاکہ وہ لوگوں کو اس تک پہنچنے کا راستہ بتائیں۔ مگر جب آخری رسول، نبی مقبول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس جہاں سے پردہ فرمایا اور نبوّت و رسالت کا سلسلہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ختم ہوا تو اس منصبِ جلیل کو خُلفائے راشدین رِضْوَانُ اللہِ

تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے بطورِ نائب سنبھال لیا اور لوگوں کو راہِ حق پر لانے کی سَعی و کوشش فرماتے رہے۔[1] صحابہ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے بعد ان کے نائبین (اولیاو عُلَما) یہ فریضہ سر انجام دے رہے ہیں اور تا قیامت دیتے رہیں گے۔

مدنی مشورہ

جو اسلامی بھائی کسی کے مُرید نہ ہوں اُن کی خدمت میں مَدَنی مشورہ ہے کہ وہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مُرید بن جائیں اور جو پہلے سے کسی پیر صاحب سے بیعت ہوں اگر وہ چاہیں تو امیرِ اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے طالب ہو کر اپنے پیر صاحب کے فیض کے ساتھ ساتھ امیرِ اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا فیضان بھی حاصل کرسکتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی نگاہِ فیض سے لاکھوں مسلمانوں بالخصوص نوجوانوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب بَرپا ہو گیا اور وہ گناہوں سے تائب ہو کر قرآن وسُنّت کی راہ پر گامزن ہو گئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُرشدِ کامل کیسے ملے

مال و دولت سے فراغت اور حُقوق کی معافی کے بعد حضرت شاہ حبیبُ اللّٰہ قادری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی نے حضرت سُلطان باہو رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر کامل توجہ فرمائی

---

1 ... بیٹے کو نصیحت، ص ۳۴

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کافی دیر تک اسی حالت میں بیٹھے رہے حضرت شاہ حبیبُ اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: کیا تم اپنی مراد کو پہنچ گئے ہو؟ حضرت سلطان باہو رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواب دیا: آج جو کچھ مجھ پر ظاہر ہوا وہ بچپن میں ہی حاصل ہوچکا تھا، یہ سن کر حضرت شاہ حبیبُ اللّٰہ قادری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی بطورِ آزمائش فوراً غائب ہوئے اور فضا میں اُڑ کر کہیں چلے گئے، حضرت سلطان باہو رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی پیچھے پیچھے اُڑے اور حضرت شاہ حبیبُ اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ایک کھیت کے کنارے بوڑھے آدمی کی صورت میں پایا جو بیلوں کی جوڑی لیے ہل چلا رہے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی گُدڑی پہن کر اجنبی کی صورت میں حاضر ہو کر کہنے لگے: بابا! آپ کیوں تکلیف اٹھاتے ہیں؟ آپ آرام کریں میں آپ کی جگہ ہل چلا دیتا ہوں۔ یہ سنتے ہی حضرت شاہ حبیبُ اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی اصلی صورت میں لوٹ آئے۔ ایک مرتبہ یوں آزمائش کی کہ اُڑ کر کسی شہر میں پہنچے اور وہاں کی غیر معروف مسجد میں چھوٹے بچوں کو قرآن مجید کی تعلیم دینے میں مصروف ہوگئے، حضرت سلطان باہو رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی پیچھے پیچھے پہنچے اور قاعدہ ہاتھ میں لیے حاضرِ خدمت ہوگئے، جب کئی مرتبہ آزمائش ہوچکی تو حضرت شاہ حبیبُ اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہنے لگے: جس نعمت کے آپ مستحق ہیں وہ ہمارے بس میں نہیں لہٰذا آپ میرے شیخ سَیِّدُ السَّادات حضرت پیر سید عبد الرحمن دہلوی قادری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کی خدمت میں چلے جائیں۔[1]

1 ... مناقبِ سلطانی، ص۵۷،۵۶ ملخصاً

بیعت

چنانچہ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دہلی پہنچ کر سلسلۂ عالیہ قادریہ میں سَیِّدُ السَّادات حضرت پیر سَیِّد عبد الرحمن جیلانی دہلوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی کے ہاتھ پر بیعت کی اور ان کے فُیوض وبرکات سے مُستَفِیض ہوئے۔[1]

مُرشدِ کامل کو آپ کے آنے کی پیشگی اطلاع

جب حضرت سلطان باہو رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ منزلِ مقصود کی تلاش میں دہلی کے قریب پہنچے تو سید السادات حضرت پیر سید عبد الرحمن جیلانی دہلوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی نے اپنے ایک مُرید کو بھیجا کہ فلاں راستے میں اس شکل وصورت والا راہِ حق کا ایک مُتلاشی آرہا ہے اسے فوراً ہمارے پاس لاؤ۔ ۲۹ ذیقعدۃُ الحرام ۱۰۷۸ھ بمطابق 11 مئی 1668ء بروز جمعۃُ المبارک حضرت سُلطان باہو رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سَیِّدُ السادات پیر عبد الرحمن عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کی بارگاہ میں پہنچے تو انہوں نے حضرت سلطان باہو رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ہاتھ پکڑا اور خلوت میں لے گئے پھر اپنے مرید کامل پر معرفتِ حق کے انوار وتجلیات کی بارش برسائی۔[2]

مُرشد کی بارگاہ سے ملنے والے کمالات

مُرشدِ کامل سے فیضیاب ہونے کے بعد حضرت سلطان باہو رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

---

1 ... ابیات سلطان باہو، ص ۲ بتغیر
2 ... مناقب سلطانی، ص ۵۸ ملخصاً

نے رخصت لی اور دہلی کے بازاروں میں گھومنا شروع کر دیا جو خاص وعام نظر آتا اس پر اپنی رُوحانی نظر فرماتے۔ جس سے دہلی کے گلی بازاروں میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شہرہ ہو گیا اور آپ کے ارد گرد لوگوں کا ہجوم ہو گیا۔ جب اس بات کی خبر حضرت سَیِّدُ السادات پیر عبد الرحمن قادری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کو ہوئی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: معلوم کرو کہ وہ کون ہے اور کس خاندان اور سلسلے سے تعلّق رکھتا ہے؟ مُریدوں نے جا کر دیکھا تو فوراً پہچان گئے اور آکر عرض کی: آپ نے آج جنہیں اپنے رُوحانی فَیض سے نوازا ہے یہ وہی درویش ہیں۔ یہ سن کر حضرت سَیِّدُ السادات پیر عبد الرحمن قادری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی رنجیدہ ہو گئے اور فرمایا: انہیں فوراً میرے پاس لاؤ۔ جب حضرت سُلطان باہو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے پیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے سخت لہجے میں فرمایا: ہم نے تمہیں خاص نعمت عنایت کی مگر تم اسے لوگوں میں عام کرتے پھر رہے ہو۔ حضرت سلطان باہو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: اے میرے آقا! جب کوئی بوڑھی عورت روٹی پکانے کے لئے بازار سے تَوا خریدتی ہے تو اسے اچھی طرح ٹھوک بجا کر دیکھتی ہے کہ کیسا کام دے گا؟ اسی طرح جب کوئی کمان خریدتا ہے تو اسے کھینچ کر دیکھتا ہے کہ اس میں کتنی لچک ہے؟ میں بھی آپ کی جانب سے ملنے والی اس نعمت عُظمٰی کو دیکھنا چاہتا تھا کہ یہ نعمت کیسی اور کتنی زیادہ ہے؟ آپ ہی نے فرمایا تھا کہ اسے آزماؤ اور فیض کو عام کرو۔ اس کے بعد اپنے پیر و مُرشد سے مزید عنایات اور فُیُوض و برکات حاصل کئے اور ان کی شفقت و

مہربانی کے سائے میں رخصت ہو گئے۔ [1]

تبلیغِ دین کی خاطر سفر

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اکثر زندگی سیر وسیاحت میں گزری آپ زیادہ تر مدینۃ الاولیاء ملتان، ڈیرہ غازی خان، ڈیرہ اسمٰعیل خان، چولستان، وادی سون سکیسر (ضلع خوشاب) اور کوہستانِ نمک کے علاقوں میں سفر کر کے مخلوقِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں وعظ و نصیحت، حکمت و معرفت عام کرتے رہے۔ دہلی کے سفر میں آپ کی ملاقات مُغل بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ہوئی جنہوں نے آپ سے بیعت کی درخواست کی تو فرمایا: تمہیں فَیض پہنچتا رہے گا اس سے زیادہ مجھ سے تعلق مَت رکھو۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اورنگ زیب عالمگیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لئے "اورنگ شاہی" نامی ایک رسالہ لکھا اور دہلی سے واپس تشریف لے آئے۔ [2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُلطانُ العارفین حضرت سُلطان باہو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کثیرُ الکرامات بزرگ تھے آپ کی ذات سے وقتاً فوقتاً ایسے کمالات و کرامات کا ظہور ہوتا رہا جنہیں دیکھ کر لوگوں کی عقلیں دنگ رہ جاتیں اور آج بھی سننے والوں کی زبان سے بے اختیار سُبْحٰنَ اللہ کی صدائیں بُلند ہوتی ہیں۔ آیئے ہم بھی حُصولِ برکت کے لئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی چند کرامات سنتے ہیں۔

---

1 ... مناقب سلطانی، ص ۵۹ ملخصاً
2 ... ابیات سلطان باہو، ص ۲ ملخصاً

﴿1﴾ مٹّی سونا بن گئی

تحصیل شور کوٹ (ضلع جھنگ پنجاب، پاکستان) سے کئی میل دور کسی علاقے میں ایک خاندانی رئیس مُفلس (تنگدست) ہوگیا۔ اس نے ایک مقامی بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اپنی مفلسی و تنگدستی کی شکایت کرتے ہوئے اپنی حالتِ زار اس طرح بیان کی کہ حضور! اب تو اکثر فاقوں نے گھیر رکھا ہے، دروازے پر قرض خواہوں کا ہجوم رہتا ہے، مُفلسی کی وجہ سے بچوں کی شادیاں اور دیگر ضروریات کی ادائیگی مشکل ہوگئی ہے سمجھ نہیں آتا کیا کروں؟ کہاں جاؤں؟۔ بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: دریائے چناب کے کنارے شور کوٹ جاؤ وہاں سلطانُ العارفین حضرت سلطان باہو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اپنی مشکلات بیان کرنا۔ جب اس شخص کو امید کی کرن نظر آئی تو وہ اپنے چند دوستوں کے ساتھ سفر کر کے شور کوٹ پہنچا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس وقت اپنے کھیت میں ہل چلا رہے تھے یہ دیکھ کر وہ شخص سخت مایوس ہوا اور سوچنے لگا کہ جو آدمی خود مُفلسی کا شکار ہے اور ہل چلا کر اپنی گزر بسر کرتا ہو وہ بھلا میری کیا مدد کرے گا! یہ سوچ کر جونہی پلٹا تو کسی نے اس کا نام لے کر پکارا، وہ حیران رہ گیا کہ یہاں تو میں اجنبی ہوں پھر مجھے میرے نام سے پکارنے والا کون ہے! پلٹ کر دیکھا تو حضرت سُلطان باہو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسے بلا رہے تھے۔ جب اس نے یہ ماجرا دیکھا تو دل میں اُمید پیدا ہوئی اور فوراً آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں باادب حاضر ہوگیا۔ حضرت سُلطان باہو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم نے سفر کی تکالیف

اٹھائیں اتنا فاصلہ طے کیا پھر بھی ہم سے ملے بغیر جا رہے تھے؟ اس نے گریہ وزاری کرتے ہوئے اپنی خستہ حالی کی داستان سنائی۔ حضرت سلطان باہو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسی وقت مٹی کا ایک ڈھیلا اُٹھایا اور زمین پر دے مارا۔ جب اس شخص نے زمین پر نظر ڈالی تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ کھیت میں پڑے ہوئے تمام ڈھیلے اور پتھر سونا بن چکے تھے۔ ولی کامل حضرت سلطان باہو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نہایت بے نیازی سے فرمایا: اپنی ضرورت کے مطابق سونا اُٹھالو۔ چنانچہ رئیس اور اس کے دوستوں نے اپنے گھوڑوں پر وافِر مقدار میں سونا لادا اور حضرت سلطان باہو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اس کرم نوزی پر شکریہ ادا کرتے ہوئے رخصت ہوگئے۔ (1)

(2) دل کی بات جان لی

مغل بادشاہ اَورنگ زیب عالمگیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے ایک وزیر کے ہاتھ حضرت سلطان باہو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں اشرفیوں کی دو تھیلیاں بھیجیں اس وقت آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کنویں کے پاس بیٹھے کھیتوں کو پانی دے رہے تھے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دونوں تھیلیاں کنویں میں پھینک دیں، وزیر کو بڑا تعجّب ہوا اور اس کے دل میں یہ خواہش پید ہوئی کہ "کاش یہ اشرفیاں مجھے مل جاتیں۔" آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کے دل کی بات جان لی اور جب کنویں کی طرف نظر فرمائی تو اس سے پانی کے بجائے اشرفیاں نکلنے لگیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کرامت دیکھ

1 ... مناقب سلطانی، ص ۶۸ ملخصاً، وغیرہ

کر وزیر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قدموں میں گر گیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک بار پھر اس پر نظر فرما کر عشقِ حقیقی کا جام پلایا اور وہ دونوں اشرفیوں سے بھری تھیلیاں اس کے حوالے کر دیں۔ [1]

(3) راہِ حق دِکھادی

ایک مرتبہ حضرت سلطان باہو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شاہراہ پر لیٹے ہوئے تھے کہ غیر مسلموں کا ایک گروہ گزرا ان میں سے ایک نے بطورِ حقارت آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ٹھوکر ماری اور کہا: ہمیں راستہ بتاؤ، آپ نے اُٹھتے ہی فرمایا: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زبان سے کلمہ طیبہ جاری ہونا تھا کہ غیر مسلموں کا پورا گروہ کلمہ پڑھ کر مُشرَّف بہ اسلام ہو گیا۔ [2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دینی خدمات

حضرت سُلطان باہو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوری زندگی مخلوقِ خدا کی رہنمائی میں بسر کی، اپنے فَضْل و کمال اور عرفان وہدایت سے عالَم کو منور و تاباں کیا، لاکھوں بھٹکے ہوئے لوگوں کو راہِ راست دکھائی، اپنے عارِفانہ و صُوفیانہ کلام سے عشق و محبت کے ایسے پھول کھلائے کہ جن کی خوشبو آج بھی مہک رہی ہے، لوگوں کے دلوں میں

---

1 ... باہو عین یاہو، ص۴۳۶ ملخصاً

2 ... مناقب سلطانی، ص۶۰ ملخصاً

عشقِ حقیقی کی ایسی شمع روشن کی کہ آج تک لوگ اس سے مُستفید ہورہے ہیں، مُردہ دلوں کو جِلا بخشی، سسکتے بلکتے لوگوں پر دَستِ شفقت پھیرا، بے شمار لوگوں کو منزلِ مقصود تک پہنچایا، آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه خود فرماتے ہیں: اس فقیر نے لاکھوں بلکہ بے شُمار طالبوں کو خدا عَزَّوَجَلَّ تک پہنچایا ہے جن کے حالات کی کسی کو خبر نہیں۔ (1)

آپ کی تصانیف

حضرت سُلطان باہو رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کا اندازِ تصوُّف اچھوتا، جُداگانہ اور انمول ہے آپ نے تقریباً ایک سوچالیس کُتب تصوُّف کے موضوع پر لکھیں مگر ان میں سے صرف تیس ایسی ہیں جو زیورِ طباعت سے آراستہ ہوئیں۔ اس وقت جو کُتب اصل یا تراجم کی صورت میں شائع ہوچکی ہیں ان میں سے چند کے نام یہ ہیں: عقلِ بیدار، ابیاتِ سلطان باہو، عینُ الفقر، مفتاحُ العارفین، محبتِ اسرار، عینُ العارفین، شمسُ العارفین، گنج الاسرار۔ ان میں پنجابی ابیات کو نُمایاں حیثیت حاصل ہے۔ جب تک فارسی کی تصانیف تراجم یا مخطوطات کی صورت میں منظرعام پر نہ آئی تھیں آپ کی وجہِ شہرت بطورِ صُوفی شاعر آپ کے یہی ابیات تھے۔ (2) حصولِ برکت کے لئے ابیاتِ سلطان باہو رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کا ایک شعر بمع شرح ملاحظہ کیجئے۔

1... مناقب سلطانی، ص ۵۰ بتغیر

2... ابیات سلطان باہو، ص ۲ تا ۳ ملخصاً

ایمان سلامت ہر کوئی مَنگے　　　عشق سَلامت کوئی ہُو

ایمان مَنگَن شَرماوَن عِشقوں　　　دِل نُوں غیرت ہوئی ہُو

ترجمہ: ہر ایک ایمان کی سلامتی چاہتا ہے لیکن عشق کی سلامتی چاہنے والا کوئی کوئی ہوتا ہے، ایمان چاہتے ہیں مگر عشق سے کتراتے ہیں یہ دیکھ کر ہمارے دل میں تو غیرت بھڑک اٹھتی ہے۔(1)

یعنی ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایمان کے درجات بڑھانے میں کوشاں رہے لیکن ایمان کے آخری دَرجے پر ایک سطح ایسی آجاتی ہے جسے صُوفیائے کرام عشقِ الٰہی کہتے ہیں اس سطح پر قدم رکھتے ہوئے لوگ کتراتے ہیں کیونکہ یہاں ہر قسم کی مصلحتیں اپنے آپ سے الگ کرنی پڑتی ہیں اور کوئی فیصلہ کن مرحلہ آجائے تو حق کی خاطر سر دَھڑ کی بازی لگانی پڑتی ہے گویا عشقِ الٰہی وہ سطح ہے جہاں حق سے شدید لگاؤ انسان کو ہر قسم کے خَطرات سے بے نیاز کر دیتا ہے لیکن اس سطح پر ہر شخص نہیں پہنچ سکتا منتخب شُدہ لوگوں کی ایک قلیل تعداد ہی اس سطح تک پہنچ پاتی ہے جبھی تو آپ نے فرمایا کہ ہر شخص ایمان کی سلامتی تو چاہتا ہے مگر عشقِ الٰہی کی سلامتی کا خواہاں نظر نہیں آتا کیونکہ اسے معلوم ہوتا ہے کہ عشق میں جان کی بازی لگانی پڑتی ہے اور چونکہ حقیقی صُوفی عشق کی قدر و قیمت اور قُوّت و طاقت سے واقف ہوتا ہے لہٰذا جب عام مومنوں کی کم ہمتی اور ہچکچاہٹ کو دیکھتا ہے تو جوشِ غیرت کی وجہ سے عشق کے دائرے میں داخل ہو جاتا ہے اور اس کی ساری شرائط قبول

---

1 . . . ابیات سلطان باہو، ص ۵۳

کر کے عشقِ الٰہی میں ہی زندگی بسر کر دیتا ہے، پھر یہی عشق اس کا سرمایۂ حیات بن جاتا ہے۔[1]

ملفوظاتِ حضرت سُلطان باہو

(1) راہِ سلوک پر چلنے والے کے لئے چند باتیں لازم ہیں:

(۱) رات کو اکیلا رہ کر یادِ الٰہی میں مشغول رہے (۲) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات سے انس ورفاقت (محبت وقرب) رکھے (۳) ہر رات کو قبر کی رات سمجھے کیونکہ قبر میں اللہ عَزَّوَجَلَّ (کی رحمت) کے سوا اور کوئی انیس ورفیق نہ ہوگا (۴) جب دن چڑھے اور لوگ جاگیں تو اسے قیامت کا دن سمجھے کہ قبر سے نکل کر کھڑا ہوا ہے (۵) ہر دن اپنے لئے قیامت کا دن سمجھے اور ہر دن برے اعمال کے مُحاسبے میں گزارے۔[2]

(2) مرشدِ کامل اپنے مُرید کو باطنی طریقے پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ تک پہنچا دیتا ہے اس حقیقت کو اَحمق اور مُردہ دل کیا جانے خواہ وہ تمام عمر علم پڑھتا رہے۔[3]

(3) جو شخص اِخلاص ویقین سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں یہ عرض کرے: یا رسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میری فریاد کو پہنچئے، تو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسی وقت تشریف لا کر زیارت سے مستفیض فرماتے

---

1 ... ابیاتِ سلطان باہو، ص ۵۴ بتغیر
2 ... مناقبِ سلطانی، ص ۲۵۱
3 ... عقلِ بیدار، ص ۲۹۸ ملخصاً

ہیں اور فریاد کرنے والا آپ کی خاکِ پا کو سُرمہ بناتا ہے، لیکن بے اخلاص اور بے یقین اگر دن رات بھی نوافل ادا کرتا رہے تب بھی حجاب میں ہی رہے گا۔[1]

(4)جو شخص حیاتُ النبی صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو نہیں مانتا بلکہ موت جانتا ہے اس کے منہ میں خاک اور وہ دونوں جہاں میں سیاہ رُو (سیاہ چہرے والا) ہے اور ضرور بالضرور شفاعتِ مصطفٰے سے محروم رہے گا۔[2]

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ مرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے

(حدائقِ بخشش:۱۵۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آپ کے خلفاء

آپ کے چند مشہور خلفاء کے نام یہ ہیں :(۱)حضرت سَیِّد مُوسیٰ شاہ گیلانی المعروف حضرت مُوسن شاہ (لو موسن شاہ، بابُ الاسلام سندھ) (۲)حضرت مُلّا معالی میسوی (اخوند معالی کرک ضلع بنّی) (۳)حضرت سُلطان نورنگ کھیتران (قصبہ وھوآ ضلع بہاولپور) (۴)حضرت سُلطان حمید (دامن چول ضلع بھکر) (۵)حضرت سُلطان ولی محمد (احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور) رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی۔

آپ کی اَزْواج واَولاد

آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے چار شادیاں کیں جن سے آٹھ بیٹے اور ایک

1... عقل بیدار، ص۲۹۸ملتقطاً

2... عقل بیدار، ص۲۹۷

بیٹی پیدا ہوئی آپ نے سب کو دینی تعلیم دلوائی۔

آپ کے سجّادہ نشین

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بڑے بیٹے حضرت سُلطان ولی محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پہلے سجادہ نشین ہوئے اور اب تک یہ سلسلہ ان ہی کی اولاد میں جاری ہے۔[1]

وفات و مدفن

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 63 سال اس دارِ فانی میں دینِ اسلام کی تعلیمات عام کیں اور مُغل بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عَہد میں یکم جُمادی الاُخری ۱۱۰۲ھ بمطابق 2 مارچ 1691ء شبِ جمعہ تیسرے پہر داعیٔ اَجَل کو لبّیک کہتے ہوئے سفر آخرت اختیار فرمایا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا پہلا مزار مُبارک دریائے چناب کے مَغربی کنارے پر واقع قلعہ قہرگان سے کچھ فاصلے پر تھا جس کے چاروں جانب پُختہ دیواریں تھیں۔

بعدِ وصال بھی جسم و کفن سَلامت

تقریباً 77 سال بعد ۱۱۷۹ھ میں دریائے چناب میں طُغیانی آئی قریب تھا کہ پانی مزار مُبارک تک پہنچ جاتا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خواب میں اپنے سجادہ نشین کو حکم فرمایا کہ مجھے کہیں اور منتقل کر دیں۔ اگلے دن مریدوں نے آپ کے جسم کو منتقل کرنے کے لئے زمین کھودنا شروع کی مگر جسم مبارک مل نہ سکا، مُرید بڑے پریشان

1 ... باھو عین یاھو، ص ۱۲۴، وغیرہ

ہوئے اگلی رات پھر سجادہ نشین سے فرمایا: کل صبح ایک نقاب پوش بزرگ سبز لباس میں آئیں گے اور قبر کی نشاندہی کردیں گے۔ چنانچہ اگلے دن سبز لباس والے نقاب پوش بزرگ تشریف لائے اور قبر مُبارک کی نشاندہی کردی۔ ہزارہا لوگوں کی موجودگی میں جب جسم مبارک باہر نکالا گیا تو سب نے دیکھا کہ آپ کا جسم و کفن مبارک صحیح سلامت ہے، فضا میں کئی میل دُور تک خُوشبو پھیل گئی، ریش مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے ابھی سوئے ہیں۔ (1)

اس واقعہ کے تقریباً 158 سال بعد ۱۳۳۶ھ بمطابق 1918ء میں ایک بار پھر دریائے چناب میں شدید سیلاب آیا اور پانی کی لہریں مزار مُبارک کے احاطہ کو چھونے لگیں لہٰذا آپ کے جسم مُبارک کو تیسری جگہ منتقل کرنا پڑا اس وقت بھی آپ کا جسم و کفن مُبارک صحیح سلامت تھا۔

مزار مُبارک کی تکمیل و آرائش

مزار مُبارک کی تکمیل اور تزئین و آرائش کا کام حضرت حاجی محمد امیر سُلطان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دور میں سرانجام پایا جب سے اب تک سُلطانُ العارفین حضرت سلطان باہو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مزار مبارک قصبہ دربارِ سُلطان باہو نزد گڑھ مہاراجہ (تحصیل شورکوٹ جھنگ پاکستان) میں مَرجِعِ خَواص و عوام ہے جہاں ہزاروں عقیدت مند اپنی گردنیں جُھکاتے اور مُرادوں سے اپنی خالی جھولیاں بھر کر جاتے ہیں۔ (2)

---

1 . . . مناقب سلطانی، ص۱۷۶،۱۷۷ ملخصاً وغیرہ

2 . . . ابیات سلطان باہو، ص۳۱ وغیرہ

بعدِ وصال کرامت کا ظہور

حضرت سُلطان باہو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزار مُبارک کی دہلیز پر ایک بیری کا درخت تھا جس سے زائرین (زیارت کرنے والوں) کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا، مگر بطورِ ادب اسے نہ کاٹا جاتا۔ ایک دن ایک نابینا صاحب مزار مبارک پر حاضری کے لئے آئے تو ان کی پیشانی درخت سے ٹکرا کر زخمی ہوئی اور خون بہنے لگا۔ خُلفاء و مجاوروں نے انہیں تسلی دی اور علاج کروادیا اور باہمی مشورے سے اگلے دن اس درخت کو کٹوانے کا ارادہ کرلیا تاکہ آنے والوں کو کسی قسم کی پریشانی نہ ہو۔ حضرت سلطان باہو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایک خلیفہ محمد صدیق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی اس مشورے میں شریک تھے جب رات ہوئی تو خواب میں حضرت سلطان باہو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زیارت سے مشرف ہوئے آپ فرما رہے تھے: اے محمد صدّیق! ہمارے بیری کے درخت کو کیوں کاٹتے ہو؟ وہ خود یہاں سے دور چلا جائے گا۔ صبح دیکھا گیا تو واقعی وہ درخت اپنی جگہ سے دس پندرہ ہاتھ کے فاصلے پر کھڑا تھا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1 ... مناقب سلطانی، ص ۲۱۹ ملخصاً

ماخذ و مراجع

نمبر شمار	کتاب کا نام	مطبوعہ
1	صحیح مسلم	دار المغنی بیروت، ۱۴۱۹ھ
2	سنن ابی داؤد	دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۱ھ
3	مجمع الزوائد	دار الفکر بیروت، ۱۴۲۰ھ
4	الشمائل المحمدیۃ	دار احیاء التراث العربی بیروت
5	المواھب اللدنیۃ	دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۶ھ
6	مدارج النبوۃ مترجم	ضیاء القرآن، مرکز الاولیاء لاہور، ۲۰۰۴ء
7	بہجۃ الاسرار	دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۳ھ
8	مناقب سلطانی	شبیر برادرز، مرکز الاولیاء لاہور، ۱۴۲۷ھ
9	باہو عین یاہو	شبیر برادرز، مرکز الاولیاء لاہور ۲۰۱۰ء
10	ابیات سلطان باہو	زاویہ پبلیشرز، مرکز الاولیاء لاہور
11	عقل بیدار	پروگریسو بکس مرکز الاولیاء لاہور
12	بیٹے کو نصیحت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۱ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے **مَدَنی قافلوں** میں بہ نیتِ ثواب سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net